سبق ۱۴ محنت کی برکات

شاعر کا تعارف: خواجہ الطاف حسین حالیؔ (۱۸۳۷ء-۱۹۱۴ء)

خواجہ الطاف حسین نام اور حالیؔ تخلص کرتے تھے۔ آپ پانی پت (ہریانہ، انڈیا) کے ایک معزز گھرانے میں پیدا ہوئے۔ اُن کے والد گرامی کا نام خواجہ ایزد بخش تھا جو حافظِ قرآن تھے اور ان کی قرأت کو شہرہ اس قدر تھا کہ لوگ دُور و نزدیک سے اُن کی تلاوت سننے کے لیے کشاں کشاں چلے آتے اور سر دُھنتے رہ جاتے تھے۔ اُنھوں نے لحنِ داؤدی پایا تھا۔ یہی صفات مولانا حالیؔ کی ذات میں بھی بدرجۂ اُتم موجود تھیں اور وہ بھی حافظِ قرآن تھے۔ مولانا حالی کم عمری میں ہی والدین کے سائے سے محروم ہو گئے۔ مزید علم حاصل کرنے کا شوق اُنھیں دہلی لے گیا جہاں معاشی طور پر مشکل حالات میں اکتسابِ علم کے ساتھ ساتھ مشاہیر کی صحبتوں، خصوصاً نواب مصطفیٰ خان شیفتہ اور مرزا غالب سے فیض حاصل کیا۔

مولانا حالیؔ ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی کے زمانے کے کچھ عرصے بعد لاہور آ گئے اور گورنمنٹ بک ڈپو میں ملازمت اختیار کر لی اور یہیں رہ کر مولانا محمد حسین آزاد کے ساتھ غزل کے بجائے نظمیں لکھنے کی بنیاد ڈالی اور اپنی چار طویل نظمیں (مثنویاں): ''برکھا رُت، نشاطِ اُمید، حُبِ وطن اور مناظرۂ رحم و انصاف'' انجمن پنجاب لاہور کے پلیٹ فارم سے پیش کیں۔

مولانا حالیؔ سرسید تحریک سے وابستہ قوم کے بہت بڑے مصلح ہیں۔ وہ اُردو کے پہلے نقاد اور پہلے سوانح نگار تصور ہوتے ہیں۔ اُن کا ذوقِ اعلیٰ درجے کا تھا۔ وہ فنِ شعر اور نقدِ شعر دونوں میں صاحبِ نظر تھے۔ بلاشبہ اُن کے ہاں قدیم رنگِ شاعری بھی موجود ہے جو بہت خوب ہے مگر اُن کا اصل جوہر اور کمال جدید شاعری میں ظاہر ہوا۔ ان کی نظموں کی بڑی خوبی زبان و بیان کی سادگی اور سلاست ہے۔

اُردو شاعری میں مولانا حالی کا اعلیٰ ترین کارنامہ اُن کی طویل نظم ''مد و جزرِ اسلام'' ہے جو عام طور پر ''مسدسِ حالی'' کے نام سے معروف ہے۔ یہ نظم اس قدر مقبول ہوئی کہ اس نے مقبولیت اور شہرت کے تمام ریکارڈ توڑ ڈالے۔ ''مسدسِ حالی'' کے بارے میں سرسید کہا کرتے تھے: ''مَیں اس مسدسِ حالی'' کا مُحرک ہوا ہوں اور مَیں اسے اپنے اعمالِ حسنہ سے سمجھتا ہوں۔ جب خدا مجھ سے پوچھے گا کہ دُنیا سے کیا لائے ہو تو مَیں کہوں گا کہ حالی سے مسدس لکھوا کر لایا ہوں اور کچھ نہیں۔''

شاملِ کتاب نظم ''محنت کی برکات''، مسدسِ حالی سے مستعار اقتباس ہے اور اس نظم میں، جیسا کہ اس کے نام ہی سے ظاہر ہے، محنت سے کام کرنے والوں کے اوصاف بیان ہوئے ہیں۔

مرکزی خیال

مولانا الطاف حسین حالی کی نصاب میں شامل اس نظم کا مرکزی خیال ہے کہ دنیا کی تمام رونقیں اور برکتیں محنت ہی میں شمار ہیں۔ محنت کی بدولت ہی انسانوں اور قوموں کو عظمت اور فضیلت حاصل ہوتی ہے۔ دنیا کے تمام بڑے بڑے اور نامور لوگوں نے محنت ہی کی بدولت اپنا مقام حاصل کیا۔ ہم بھی محنت سے کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

خلاصہ

دنیا میں صرف وہی لوگ عزت حاصل کرتے ہیں جو سخت محنت کرتے ہیں۔ محنت کے بغیر نہ تو فضیلت حاصل ہوتی ہے اور نہ ہی بادشاہی۔ دنیا میں جتنے بھی بڑے لوگ گزرے ہیں اُنھوں نے محنت اور لگن سے کام کر کے ایک مقام حاصل کیا۔ دیکھا جائے تو وہ سب لوگ نیچے سے اوپر آئے۔ اللہ

www.ilmkidunya.com

تعالیٰ نے انسانوں کو بے پناہ صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ لیکن اگر بنی نوع انسان اپنی ان صلاحیتوں کو پہچانے گا نہیں تو یہ سب صلاحیتیں ضائع ہو جائیں گی بلکہ مٹی میں مل کر مٹی ہو جائیں گی۔ اگر ہمارے اوپر مشکلیں آ جائیں تو ہمیں گھبرانا نہیں چاہیے بلکہ ان اڑے حالات کا مردانہ وار مقابلہ کر کے کامیابیوں کو گلے لگانا چاہیے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم نہ صرف اپنا سہارا خود بنیں بلکہ ضرورت مندوں کی بھی مدد کرنی چاہیے۔ دنیاوی کمزور سہاروں کی بجائے صرف رب تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ خدا پہ یقین رکھتے ہوئے اپنے مسئلے خود حل کرنے ہوں گے۔ مثل مشہور ہے: "ہمتِ مرداں مددِ خدا۔"

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مشقت	سخت محنت	ذلت	رسوائی، بدنامی
بڑائی	عظمت، برتری، بزرگی	فضیلت	برتری
فرماں روائی	حکمرانی	نہال	پودے، درخت
جوہر	ہنر، خوبی	مخفی	چھپا ہوا، راز
جیتے جی	زندگی میں ہی	امانت	کوئی چیز سپرد نہ کرنا
مبادا	شاید	تلف	ضائع ہو جانا
ودیعت	عطا، امانت، دی ہوئی	سہل	آسان
صید	شکار ہاتھ آنا	سرپٹ بھاگنا	تیز دوڑنا
سنوارے	درست کام کرنا	عارضی	ناپائیدار، تھوڑی دیر کے لیے
آپ ہانکو	اپنے کام خود کرو	درماں	علاج، چارا، دوا
یاں	یہاں یعنی اس دنیا میں	دستِ ہمت	ہمت والے ہاتھ
حامی	مددگار	--	--

اشعار کی تشریح

بند 1:

مشقت کی ذلت جنھوں نے اُٹھائی
جہاں میں ملی اُن کو آخر بڑائی
کسی نے بغیر اس کے ہرگز نہ پائی
فضیلت، نہ عزت، نہ فرماں روائی
نہال اس گلستان میں جتنے بڑھے ہیں
ہمیشہ وہ نیچے سے اوپر چڑھے ہیں

تشریح: حالی کہتے ہیں کہ دنیا میں صرف انھی افراد کو عزت ملتی ہے جنھوں نے سخت محنت اور مشقت کی۔ دنیا میں ان لوگوں کو ہی عظمت حاصل

www.ilmkidunya.com

ہوتی ہے جو اپنے کام محنت سے کرتے ہیں۔ محنت کے بغیر نہ تو بزرگی ملتی ہے اور نہ عزت۔ جو لوگ دنیا میں حکومت کرنے کے خواہاں ہیں انھیں بھی حکمرانی اور بادشاہی محنت ہی کی وجہ سے نصیب ہوتی ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ دنیا کے اس گلشن میں جتنے بھی پودے ہیں وہ آہستہ آہستہ نشو ونما پا کر بڑے بڑے تناور درخت بن جاتے ہیں۔ لوگ ان کی چھاؤں میں بیٹھ کر لطف اندوز ہوتے ہیں۔ اسی طرح جو انسان بھی چھوٹی عمر سے ہی محنت کرتے ہیں تو ایک دن تاریخ میں عظیم بن جاتے ہیں۔ قومیں بھی لگن سے محنت کر کے دنیا میں نام کماتی ہیں۔ جو قومیں اپنی مدد آپ کے تحت کام کرتی ہیں وہ ترقی کی شاہراہ پر دوڑتی ہیں۔

بند 2:

بہت ہم میں اور تم میں جوہر ہیں مخفی
خبر کچھ نہ ہم کو نہ تم کو ہے جن کی
اگر جیتے جی، کچھ نہ ان کی خبر لی
تو ہو جائیں گے مِل کے مٹی میں مٹی

یہ جوہر ہیں ہم میں امانت خدا کی
مبادا تلف ہو ودیعت خدا کی

تشریح: مولانا حالیؔ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے اندر بہت سے کمالات چھپا رکھے ہیں کہ ہمیں ان صلاحیتوں کی خبر تک نہیں ہے۔ اگر ہم نے اپنی زندگی میں ان خداداد صلاحیتوں کو نہ پہچانا اور ان سے فائدہ نہ اُٹھایا تو وقت کے ساتھ یہ صلاحیتیں ضائع ہو جائیں گی۔ بالکل اسی طرح جیسے کوئی قیمتی چیز مٹی میں مل کر مٹی ہو جاتی ہے۔ ہماری صلاحیتیں خدا کی دی ہوئی بہترین امانت ہیں۔ اگر ہم نے اپنی صلاحیتوں سے کام نہ لیا تو اللہ تعالیٰ کی یہ امانت ضائع ہو جائے گی۔ ہم دنیا میں لوگوں کے سامنے بھی شرمندہ ہوں گے اور آخرت میں اللہ کے حضور بھی شرمسار کھڑے ہوں گے۔ صلاحیتیں اللہ کی دی ہوئی وہ امانت ہیں جس کے بارے میں روزِ قیامت سوال ہوگا۔ ہمیں اپنی زندگی فارغ رہ کر بے کار نہیں گزارنی چاہیے۔

بند 3:

نہیں سہل گر صید کا ہاتھ آنا
تو لازم ہے گھوڑوں کو سرپٹ بھگانا
نہ بیٹھو جو ہے بوجھ بھاری اُٹھانا
ذرا تیز ہانکو جو ہے دُور جانا

زمانہ اگر ہم سے زور آزما ہے
تو وقت اے عزیزو! یہی زور کا ہے

تشریح: اس بند میں حالیؔ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شکار یعنی کوئی مقصد یا کام ہمارے ہاتھ نہیں آتا تو ہمیں چاہیے کہ اس کو حاصل کرنے کے لیے ہم اپنے گھوڑوں کو اور تیز دوڑائیں جب تک کہ وہ مقصد حاصل نہ ہو جائے۔ دراصل شاعر یہاں اسے استعارے کے طور پر استعمال کرتے ہیں کہ اپنی منزل مقصود حاصل کرنے کے لیے انسان کی کوششیں اگر کامیاب نہیں ہو رہی ہیں تو اسے اپنی محنت اور زیادہ تیز اور جوش و خروش سے کرنی چاہیے۔ اگر انسان نے اپنے سر پر ذمہ داریوں اور کاموں کا بھاری گٹھڑ اُٹھا رکھا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ تیز تیز چلے مُبادا وہ راستے میں کہیں تھک کر بیٹھ نہ جائے۔ زمانہ یعنی ہمارے حریف اگر ہم سے زیادہ طاقت ور ہیں تو ہمیں اپنے کام میں اور زیادہ محنت کرنی چاہیے تاکہ ہم کامیابی حاصل کر سکیں۔ یہی بات حضرت علامہ اقبالؒ نے یوں کہی ہے:

www.ilmkidunya.com

تندیِٔ بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اُڑانے کے لیے

بند4:

بشر کو ہے لازم کہ ہمت نہ ہارے
جہاں تک ہو کام آپ اپنے سنوارے
خدا کے سوا چھوڑ دے سب سہارے
کہ ہیں عارضی زور، کمزور سارے

اڑے وقت تم دائیں بائیں نہ جھانکو
سدا اپنی گاڑی کو تم آپ ہانکو

تشریح: اس بند میں حالی فرماتے ہیں کہ بنی نوع انسان پر یہ بات لازم ہے کہ وہ مشکلوں سے گھبرا کر ہمت نہ ہارے۔ وہ انسان ہی کیا جو مشکلوں کے آگے سر جھکا دے۔ اللہ نے انسان کو ہواؤں تک کا رُخ موڑنے کی طاقت عطا کی ہے۔ لہٰذا ہر بشر کو چاہیے کہ وہ ہمت سے کام لے کیوں کہ مثل مشہور ہے: ''ہمتِ مرداں مددِ خدا۔'' جہاں تک ہو سکے انسان اپنے کام خود کرے اور دوسروں کے سہارے سے گریز کرے۔ انسان کو صرف اور صرف اپنے خدا پر بھروسہ کرنا چاہیے کہ دنیا کے سب سہارے وقتی اور کمزور ہیں۔ لوگ عاملوں، بابوں اور ستارہ شناسوں کے پاس اپنے مسئلے لے کر جاتے ہیں یہ سب چیزیں انسان کے یقین کو کمزور کرتی ہیں۔ حقیقی طاقت صرف رب تعالیٰ کی ہے۔ وہی مددگار اور مشکل کشا ہے۔ ہمیں صرف اور صرف اسی کی ذات پر بھروسہ کرنا چاہیے کہ وہی ہر شے پر قادر ہے۔ مزید شاعر کہتے ہیں کہ جب تم پر کوئی مشکل وقت آجائے اور تمھیں لگے کہ تم کسی مصیبت میں پھنس گئے ہو تو کسی بھی مدد کے لیے اِدھر اُدھر مت جھانکو اپنی مدد آپ کے مضبوط جذبے کے تحت خود اپنی مشکل حل کرو اور حالات کا مقابلہ کرو۔

بند5:

تمھیں اپنی مشکل کو آساں کرو گے
تمھیں درد کا اپنے درماں کرو گے
تمھیں اپنی منزل کا ساماں کرو گے
کرو گے تمھیں کچھ اگر یاں کرو گے

چھپا دستِ ہمت میں زورِ قضا ہے
مثل ہے کہ ہمت کا حامی خدا ہے

تشریح: شاعر کہتے ہیں کہ مت بھولو کہ اپنی تمام تر مشکلوں کو تم ہی آسان کرو گے۔ اپنے درد کا علاج تم خود ہی کرو گے۔ کسی ابنِ مریم کا انتظار نہ کرو۔ اپنی منزل تک پہنچنے کے لیے اپنا ساز و سامان اور زادِ راہ خود ہی تیار کرو۔ غیروں اور دوسروں کی محتاجی سے ہر گام بچنے کی کوشش کرو کہ احسان کرنے والے اپنی غلامی میں لے لیتے ہیں۔ اپنی محنت اور ہمت سے کام لو بجائے اس کے کہ تم دوسروں کے دست نگر بنو۔ ہمت اور محنت کی برکتوں میں وہ حکمِ الٰہی چھپا ہوا ہے جو انسانوں کے حق میں واقع ہوا ہے۔ مثل مشہور ہے کہ ہمت کرنے والے کا حامی و ناصر اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

www.ilmkidunya.com

مشق

۱۔ نظم ''محنت کی برکات'' کے متن کے مطابق مصرعے مکمل کریں۔

(الف) نہال اس ____ میں جتنے بڑھے ہیں

(ب) یہ جوہر ہیں ہم میں ____ خدا کی

(ج) ____ تلف ہو ودیعت خدا کی

(د) بشر کو ہے لازم کہ ____ نہ ہارے

(ہ) مثل ہے کہ ہمت کا ____ خدا ہے

جواب

(الف)	گلستاں	(ب)	امانت	(ج)	مبادا	(د)	ہمت	(ہ)	حامی

۲۔ نظم ''محنت کی برکات'' کے متن کو مدِ نظر رکھتے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) انسان کو فضیلت، عزت اور فرماں روائی کب ملتی ہے؟

جواب: انسان کو محنت اور نیکی کی بدولت دنیا میں فضیلت، عزت اور فرماں روائی ملتی ہے۔

(ب) اگر مخفی جوہر کی خبر نہ لی تو کیا ہونے کا امکان ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں میں ایک عظیم نعمت اپنے بندوں کو مخفی جوہر یعنی چھپی ہوئی صلاحیتیں عطا کی ہیں۔ اگر ہم ان مخفی جوہروں کو تلاش نہ کر پائے تو یہ مٹی میں مل کر مٹی ہو جائیں گے۔

(ج) اگر دُور کا سفر درپیش ہو تو گھڑسوار پر کیا لازم آتا ہے؟

جواب: اگر دُور دراز کا سفر درپیش ہو تو مسافر یعنی اس گھڑسوار پر لازم ہے کہ وہ اپنے گھوڑے کو تیز تر دوڑائے تاکہ منزل پر بروقت پہنچ سکے۔

(د) بشر کے لیے سب سے بڑا سہارا کس کا ہے؟

جواب: بشر کے لیے بے شک سب سے بڑا سہارا اُس کے پیدا کرنے والے خدا کا سہارا ہے۔

(ہ) ہمت کا حامی کون ہے؟

جواب: ہمت سے کام لینے والوں کا حامی و ناصر خدا ہے۔

۳۔ درج ذیل محاورات کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے۔

خبر لینا مٹی ہو جانا ہاتھ آنا زور آزمانا ہمت ہارنا سامان کرنا دائیں بائیں جھانکنا

جواب:

محاورات	جملے
خبر لینا	ٹھہرو ذرا! میں ابھی تمھاری خبر لیتی ہوں۔
مٹی ہو جانا	آصف نے نئے کاروبار میں محنت تو بہت کی مگر سارا پیسہ مٹی میں مٹی ہو گیا۔
ہاتھ آنا	اکبر کو کامیابی کا ہاتھ آنا بہت مشکل لگ رہا ہے۔

www.ilmkidunya.com

زور آزمانا	پہلوان نے اکھاڑے میں زور آزما کر آخر کار بازی جیت لی۔
ہمت ہارنا	ہمت ہارنے سے کیا ہوگا محنت کرو دل نہ چھوڑو۔
سامان کرنا	منزل تک پہنچنے کے لیے خود ہی محنت کر کے سامان کرنا ہوگا۔
دائیں بائیں جھانکنا	دائیں بائیں جھانکنے سے کبھی کچھ نہیں ملتا بلکہ ہمت کرنے سے سب کچھ مل جاتا ہے۔

۴۔ درج ذیل الفاظ کا درست تلفظ اِعراب لگا کر واضح کریں۔

مشقت ودیعت مبادا تلف ہمت درماں

جواب: مُشقت وَدِیعت مُبادا تلف ہمت دَرماں

ذو معنی الفاظ:

وہ الفاظ جن کے دو یا دو سے زیادہ معنی ہوں، ذُو معنی یا ذُو معنین الفاظ کہلاتے ہیں۔ ایسے بعض الفاظ ایک معنوں میں مذکر ہوتے ہیں تو دوسرے معنوں میں مونث۔ بعض اوقات دونوں معنوں میں مذکر یا مونث۔ بہر کیف ذُو معنی الفاظ کے استعمال کے ضمن میں بہت احتیاط برتنے کی ضرورت ہے اور اس کے لیے کسوٹی اہلِ زبان کی گفت گو (تحریر و تقریر) ہی ہے۔ چند ایک ذُو معنی الفاظ اور اُن کے معنی درج ذیل ہیں:

الفاظ	ایک معنی	دوسرے معنی
آب	پانی	چمک دمک
اُردو	زبان	لشکر، لشکر گاہ
اوقات	وقت کی جمع	حیثیت
بار	بوجھ	باری
باز	ایک شکاری پرندہ	دوبارہ، کھلا ہوا
بیت	گھر	شعر
تاک	تاک جھانک	انگور کی بیل
تکرار	جھگڑا	بار بار دہرانا

الفاظ	ایک معنی	دوسرے معنی
تکیہ	سرہانہ	بھروسا
طاق	محراب	ہندسہ جو دو پر تقسیم نہ ہو
ظرف	برتن	حوصلہ
عرصہ	مدت	میدان
عرض	گزارش	چوڑائی
فصل	فاصلہ	موسم
قصور	قصر کی جمع محلات	غلطی
کان	معدنیات نکلنے کی جگہ	جسم کا حصہ

۵۔ درج ذیل ذو معنی الفاظ کے معنی لکھیں۔

جست غریب کل مانگ لہر سنگ کف لگن مالٹا محل

جواب:

الفاظ	ایک معنی	دوسرے معنی
جست	دھات	چھلانگ
کل	مشین	آرام
لہر	موج	اُمنگ
کف	ہتھیلی	جھگڑا
مالٹا	پھل	مُلک

الفاظ	ایک معنی	دوسرے معنی
غریب	نادار	بے چارہ
مانگ	بالوں کی پٹی	مانگنا
سنگ	ساتھ	پتھر
لگن	محبت	برتن
محل	شان دار عمارت	موقع

www.ilmkidunya.com

اصنافِ نظم:

اصنافِ نظم بہت سی ہیں جن میں سے کچھ کا بیان "حمد" میں آچکا ہے۔ کچھ کی وضاحت یہاں بیان کی جاتی ہے۔

قصیدہ: قصیدہ عربی کے لفظ "قصد" سے بنا ہے جس کے لغوی معنی "قصد (ارادہ) کرنا" کے ہیں جس سے ثابت ہے کہ یہ وہ صنفِ نظم ہے جو ارادی طور پر وجود میں آتی ہے اور شاعر ارادتاً کسی کی مداح وستائش کرتا ہے۔ اس ضمن میں وہ بعض اوقات زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتا ہے۔ قصیدہ بہت پرانی صنفِ نظم ہے اور یہ عربی کے علاوہ فارسی میں بھی وافر ذخیرے کی صورت میں موجود ہے۔ قصیدے اور غزل کی ہیئت ایک ہی ہے۔ وہی مطلع و مقطع اور وہی آغاز سے اختتام تک ردیف اور کافیے کا اہتمام۔ شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ کسی زمانے میں غزل بھی قصیدے ہی کا حصہ ہوتی تھی۔ قصیدے کو عام طور پر چار حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے: تشبیب، گریز، مدح اور دُعا۔ اُردو قصیدہ گوئی میں مرزا محمد رفیق سودا اور شیخ ابراہیم ذوق کے نام خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

غزل: اصنافِ نظم میں غزل اہم ترین صنفِ شاعری ہے۔ اُردو کے شعری ادب میں سب سے زیادہ سرمایہ بھی غزل ہی کا ہے۔ یہ وہ صنفِ نظم ہے جس میں عشق و محبت کا ذکر ہوتا ہے اور شاعر اپنے فکر و خیال کا اظہار اشارے کنایے کی زبان میں نہایت لطیف پیرائے میں کرتا ہے۔ غزل کے لغوی معنی عورتوں سے باتیں کرنا یا عورتوں کے حسن و جمال کی تعریف کرنا کے ہیں۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ جب غزال (ملک عرب کا نہایت خوب صورت آہو) کو شکاری کتے دبوچنے کو ہوں تو اس کے منہ سے اس وقت جو دردناک چیخ نکلتی ہے، اسے غزل کہتے ہیں۔ گویا غزل میں عشق و محبت اور سوز و گداز کا نمایاں ہونا بہت ضروری ہے۔ غزل کا دامن بہت وسیع ہے اور اب غزل میں تقریباً ہر موضوع لایا جانے لگا ہے بلکہ کچھ قد آور شاعروں مثلاً: علامہ محمد اقبالؒ، مولانا ظفر علی خاں اور فیض احمد فیض وغیرہ نے غزل کا مفہوم ہی بدل کر رکھ دیا ہے اور غزل میں ہر قسم کے افکار و خیالات اور مشاہدات و تجربات کو پیش کیا جاتا ہے۔

مرثیہ: مرثیہ کے لغوی معنی غم و الم کے انداز میں کسی مرنے والے کا ذکرِ خیر اور اس کے اوصاف بیان کرنے کے ہیں۔ مرثیہ کی صنف عربی سے فارسی اور فارسی سے اُردو میں آئی لیکن اُردو اور فارسی میں مرثیہ کی صنف زیادہ تر اہل بیتؓ یا واقعہ کربلا کے لیے مخصوص ہے۔ اُردو میں سب سے زیادہ مرثیے شہیدانِ کربلا کے لکھے گئے ہیں۔ اس حوالے سے میر انیس اور مرزا دبیر نے سب سے زیادہ شہرت پائی اور لازوال مرثیے یادگار چھوڑے۔

مرثیے کے اجزائے ترکیبی: مرثیے کے اجزائے ترکیبی درج ذیل ہیں:
چہرہ، سراپا، رخصت، آمد، رجز، رزم/جنگ، شہادت اور بین۔

مثنوی: مثنوی اُردو کی ایک مقبول صنفِ نظم ہے۔ مثنوی میں ہر شعر کے دونوں مصرعے آپس میں ہم قافیہ اور ہم ردیف ہوتے ہیں (ردیف ضروری نہیں) اور تمام شعر ایک دوسرے سے جداگانہ قافیہ اور ردیف رکھتے ہیں۔ مسلسل قافیے کی عدم پابندی کی وجہ سے اس صنف میں لمبے چوڑے تاریخی واقعات اور طویل قصے کہانیاں سہولت کے ساتھ نظم کیے جاسکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ فارسی اور اُردو میں بعض مثنویاں بہت طویل ہیں۔ مولانا حالی کے نزدیک مثنوی سب سے کارآمد صنفِ نظم ہے۔ ہمارے قومی شاعر علامہ اقبالؒ نے بھی اسی صنف کو سب سے زیادہ برتا ہے۔ ان کی مثنوی "ساقی نامہ" کا پہلا شعر ہے۔

ہُوا خیمہ زن کاروانِ بہار
ارم بن گیا دامنِ کوہسار

www.ilmkidunya.com

رباعی: رباعی سے مراد ایسی صنف شاعری ہے جس کے کل چار مصرعے ہوتے ہیں لیکن ان چار مصرعوں میں ایک مکمل مضمون بیان کیا جاتا ہے۔ بالعموم رباعی کا پہلا، دوسرا اور چوتھا مصرع ہم قافیہ و ہم ردیف ہوتے ہیں۔ رباعی میں عام طور پر صوفیانہ جذبات وخیالات بیان کیے جاتے ہیں۔ رباعی اخلاقی شاعری کی ترجمان سمجھی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر میر انیس کی ایک حمدیہ رباعی ملاحظہ کریں:

گلشن میں صبا کو جُستجو تیری ہے
بلبل کی زباں پہ گفت گو تیری ہے
ہر رنگ میں جلوہ ہے تیری قدرت کا
جس پھول کو سونگھتا ہوں، بُو تیری ہے

قطعہ: اصطلاحِ شعر میں دو یا دو سے زیادہ شعروں کو، جو موضوع کے لحاظ سے ایک دوسرے سے متعلق ہوں، قطعہ کہتے ہیں۔ قطعہ دو شعروں سے کم کا نہیں ہوتا اور زیادہ کی کوئی حد مقرر نہیں ہے۔ قطعہ میں بالعموم مطلع نہیں ہوتا۔ کسی قصیدے یا غزل کے مسلسل بیانیہ اشعار کو بھی قطعہ کہتے ہیں۔ زمانہ حال کے معروف شاعر پروفیسر انور مسعود کا ایک قطعہ ہے:

جو چوٹ بھی لگی ہے وہ پہلی سے بڑھ کے تھی
ہر ضرب کرب ناک پہ میں تلملا اُٹھا
پانی، سوئی گیس کا، بجلی کا، فون کا
بل اتنے مل گئے ہیں کہ میں بلبلا اُٹھا

مخمس: اصطلاح میں مخمس ایسی نظم کو کہتے ہیں جس کا ہر بند پانچ مصرعوں پر مشتمل ہو۔ اس صنف کو بہت سے شاعروں نے برتا ہے۔ نظیر اکبر آبادی کی نظمیں: ''برسات کی بہاریں، آدمی نامہ اور مفلسی'' وغیرہ مخمس کی عمدہ مثالیں ہیں۔ ''برسات کی بہاریں'' کا ایک بند ہے:

ہیں اس ہوا میں کیا کیا برسات کی بہاریں
سبزوں کی لہلہاہٹ، باغات کی بہاریں
بوندوں کی جھم جھماوٹ، قطرات کی بہاریں
ہر بات کے تماشے، ہر گھات کی بہاریں
کیا کیا مچی ہیں یارو برسات کی بہاریں

مُسدّس: اصطلاحِ شعر میں مسدس سے مراد ایسی نظم ہے جس کا ہر بند چھے مصرعوں پر مشتمل ہو۔ اس صنف کے پہلے چار مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف ہوتے ہیں جب کہ پانچواں اور چھٹا مصرع الگ قافیے کے حامل ہوتے ہیں۔ اُردو کے تمام بڑے بڑے شاعروں نے اس صنف کو برتا ہے۔ علامہ اقبالؒ کی معروف نظمیں: ''شکوہ اور جوابِ شکوہ'' اسی ہیئت میں ہیں اور مولانا حالی کی معروف نظم ''مسدس مدو جزرِ اسلام'' جس کا اقتباس شاملِ کتاب ہے، اسی ہیئت میں ہے۔

۶۔ **شاملِ کتاب نظم ''محنت کی برکات'' صنف کے اعتبار سے کیا کہلائے گی۔**

جواب: شاملِ کتاب نظم ''محنت کی برکات'' صنف کے اعتبار سے مسدس ہے۔

۷۔ **نظم ''محنت کی برکات'' کا مرکزی خیال لکھیں جو تین چار سطروں سے زیادہ نہ ہو۔**

جواب: مولانا الطاف حسین حالی کی نصاب میں شامل اس نظم کا مرکزی خیال ہے کہ دنیا کی تمام رونقیں اور برکتیں محنت ہی میں شمار ہیں۔ محنت کی

www.ilmkidunya.com

بدولت ہی انسانوں اور قوموں کو عظمت اور فضیلت حاصل ہوتی ہے۔ دنیا کے تمام بڑے بڑے اور نامور لوگوں نے محنت ہی کی بدولت اپنا مقام حاصل کیا۔ ہم بھی محنت سے کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

۸۔ درج ذیل پیراگراف توجہ سے پڑھیں اور آخر میں دیے گئے سوالوں کے جواب تحریر کریں۔

جانوروں کا تحفظ ہمارے ماحولیاتی نظام کی بقا اور تنوع کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ زمین پر موجود ہر جانور کا قدرتی ماحول اور ماحولیاتی توازن میں ایک مخصوص کردار ہوتا ہے، اور اگر کسی نوع کی تعداد کم ہو جائے یا وہ معدوم ہو جائے تو اس کے اثرات پورے نظام پر پڑ سکتے ہیں۔ انسانی سرگرمیوں جیسا کہ جنگلات کی کٹائی، غیر قانونی شکار اور ماحولیاتی آلودگی نے بہت سے جانوروں کی نسلوں کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔ جانوروں کے تحفظ کے اقدامات کے ذریعے ہم نہ صرف ان انواع کو بچا سکتے ہیں بلکہ مستقبل کی نسلوں کے لیے ایک متوازن اور پائیدار ماحول بھی فراہم کر سکتے ہیں۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم قدرت کے ان قیمتی اثاثوں کی حفاظت کریں اور ان کے لیے محفوظ مقامات اور قوانین کو مضبوط بنائیں تاکہ وہ قدرتی ماحول میں آزادانہ زندگی گزار سکیں۔

سوالات:

(الف) جانوروں کا تحفظ ہمارے ماحول کے لیے کیوں ضروری ہے؟

جواب: جانوروں کا تحفظ ہمارے ماحولیاتی نظام کی بقا اور تنوع کے لیے انتہائی ضروری ہے۔

(ب) وہ کون سی انسانی سرگرمیاں ہیں، جو جانوروں کو خطرے سے دوچار کر سکتی ہیں؟

جواب: انسانی سرگرمیوں جیسا کہ جنگلات کی کٹائی، غیر قانونی شکار اور ماحولیاتی آلودگی نے بہت سے جانوروں کی نسلوں کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔

(ج) جانوروں کی نایاب انواع و اقسام کو کس طرح بچایا جا سکتا ہے؟

جواب: جانوروں کی نایاب انواع و اقسام کو بچانے کے لیے ان کے تحفظ کے اقدامات کے ذریعے انھیں بچایا جا سکتا ہے۔ نیز قدرتی پائیدار ماحول کی فراہمی بھی ہماری ذمہ داری ہے۔

(د) عبارت کو موزوں عنوان تجویز کریں۔

جواب: جانوروں کا تحفظ اور ماحول

سرگرمیاں:

- طلبہ کسی ذریعے سے "مسدس مدوجزرِ اسلام" حاصل کریں اور اس طویل نظم میں سے شاملِ کتاب پانچ بند تلاش کریں اور اس موضوع پر دو بند مزید شامل کر کے انھیں ٹیوٹوریل گروپ میں پیش کریں۔

اشاراتِ تدریس:

۱۔ اساتذہ کسی ذریعے سے "کلیاتِ حالی" حاصل کریں اور اس میں مولانا کی دو نظموں "حبِ وطن اور برکھا رُت" کے ابتدائی اشعار طلبہ کو سنائیں تاکہ مولانا حالی کا اسلوبِ بیان ان کے ذہن نشین ہو۔

۲۔ اساتذہ طلبہ سے مسدس حالی کا کوئی ایک بند زبانی سنیں۔ اگر وہ نہ سنا سکیں تو انھیں مسدس حالی کا وہ بند سنائیں جس کا پہلا مصرع ہے: "وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا" اور طلبہ سے اس بند کے مصرعوں کی تعداد پوچھنے کے بعد اس بند کے قافیے اور ردیف کے بارے میں بھی پوچھیں۔

www.ilmkidunya.com

اضافی معروضی سوالات

www.ilmkidunya.com

(1) محنت کرنے والے ہمیشہ نیچے سے ______ جاتے ہیں:

(الف) نیچے (ب) پیچھے (ج) اُوپر ✓ (د) آگے

(2) ہمارے اندر خدا کی امانت ہیں یہ ______:

(الف) گوہر (ب) جوہر ✓ (ج) شوہر (د) منوہر

(3) انسان کو تلاش کرنا پڑتی ہیں اپنی صلاحیتیں:

(الف) دریدہ (ب) نویدہ (ج) پوشیدہ ✓ (د) کشیدہ

(4) شکار آسان نہ ہو تو گھوڑوں کو دوڑانا چاہیے:

(الف) دھیرے دھیرے (ب) منھ زور (ج) سرپٹ ✓ (د) سُست روی سے

(5) ہم سے زور آزما ہے یہ:

(الف) بہانہ (ب) ترانہ (ج) دیوانہ (د) زمانہ ✓

(6) سدا اپنی ______ کو تم آپ ہانکو:

(الف) گائے (ب) بھینس (ج) گاڑی ✓ (د) بکری

(7) تو وقت اے عزیز وہی ______ کا ہے:

(الف) شور (ب) دوڑ (ج) جوڑ (د) زور ✓

(8) بشر کو ہے لازم ہے کہ ہارے نہ ______:

(الف) ست (ب) قسمت (ج) ہمت ✓ (د) قیمت

(9) اڑے وقت تم دائیں بائیں نہ ______:

(الف) ٹوکو (ب) جھانکو ✓ (ج) روکو (د) ہانکو

(10) اپنی منزل پر پہنچنے کا کوئی نہیں کرسکتا ______:

(الف) درماں (ب) جہاں (ج) ساماں ✓ (د) آساں

(11) خدا کے سوا سب سہارے ہیں:

(الف) کمزور ✓ (ب) کڑوڑ (ج) نچوڑ (د) مروڑ

(12) ______ ہے کہ ہمت کا حامی خدا ہے:

(الف) کہاوت (ب) مقولہ (ج) محاورہ (د) مثل ✓

جواب

(1)	(ج)	(2)	(ب)	(3)	(ج)	(4)	(ج)	(5)	(د)	(6)	(ج)
(7)	(د)	(8)	(ج)	(9)	(ب)	(10)	(ج)	(11)	(الف)	(12)	(د)

اضافی مختصر سوالات

(1) خواجہ الطاف حسین حالی کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: خواجہ الطاف حسین حالی ۱۸۳۷ء کو پانی پت میں پیدا ہوئے۔

(2) خواجہ الطاف حسین کیا تخلص استعمال کرتے تھے؟

جواب: خواجہ الطاف حسین حالی تخلص استعمال کرتے تھے۔

(3) مولانا حالی نے کون سے استادوں سے فیض حاصل کیا؟

جواب: مولانا الطاف حسین حالی نے نواب مصطفیٰ خان شیفتہ اور مرزا غالب سے فیض حاصل کیا۔

(4) مولانا حالی لاہور کب اور کیوں آئے؟

جواب: مولانا الطاف حسین حالی ۱۸۵۷ء کو لاہور آئے تھے۔ یہاں آ کر انھوں نے محمد حسین آزاد کے ساتھ مل کر نظم لکھنے کا آغاز کیا۔

(5) اُردو ادب میں مولانا حالی کا کیا مقام ہے؟

جواب: اُردو ادب میں مولانا حالی بہت بلند مقام رکھتے ہیں۔ وہ اُردو کے پہلے سوانح نگار اور نقاد مانے جاتے ہیں۔

(6) اُردو شاعری میں مولانا حالی کا بڑا کارنامہ کون سا ہے؟

جواب: اُردو شاعری میں حالی کا سب سے بڑا کارنامہ ان کی نظم "مدوجزر اسلام" ہے جو کہ "مسدس حالی" کے نام سے مشہور ہے۔

(7) سرسید احمد خان نے مسدسِ حالی کے بارے میں کیا کہا تھا؟

جواب: سرسید احمد خان نے فرمایا: "جب خدا مجھ سے پوچھے گا کہ دنیا سے کیا لائے ہو تو میں کہوں گا کہ حالی سے مسدس لکھوا کر لایا ہوں اور کچھ نہیں"۔

(8) نظم "محنت کی برکات" کون سی طویل نظم سے لی گئی ہے؟

جواب: نظم "محنت کی برکات" طویل ترین نظم "مسدس حالی" سے لی گئی ہے۔

(9) "محنت کی برکات" کس ہیئت میں لکھی گئی ہے؟

جواب: "محنت کی برکات"، نظم مسدس کی ہیئت میں لکھی گئی ہے۔

(10) مسدس کس نظم کو کہتے ہیں؟

جواب: ایسی نظم جس کے ہر بند میں چھے مصرعے ہوں ایسی نظم کو مسدس کہتے ہیں۔

(11) مشقت اور محنت کرنے والے لوگوں کو کیا حاصل ہوتا ہے؟

جواب: مشقت اور محنت کرنے والے لوگوں کو فضیلت، عزت اور فرماں روائی حاصل ہوتی ہے۔

(12) نہال کس طرح کے پودے کو کہتے ہیں؟

جواب: نہال سے مراد چھوٹے چھوٹے پودے ہیں۔

(13) الطاف حسین حالی نے جوہر سے کیا مراد لیا ہے؟

جواب: الطاف حسین حالی نے جوہر سے مراد وہ عظیم صلاحتیں لی ہیں جو کہ قدرت نے ہمیں دی ہیں۔

www.ilmkidunya.com

(14) **اگر ہم نے زندگی میں جوہر کی قدر نہ کی تو کیا ہوگا؟**

جواب: اگر ہم نے زندگی میں جوہر کی قدر نہ کی تو پھر وہ مٹی میں مٹی ہو جائیں گی اور ہم اللہ تعالیٰ کی نعمت سے محروم ہو جائیں گے۔

(15) **شاعر نے اللہ تعالیٰ کی نعمت کن چیزوں کو کہا ہے؟**

جواب: الطاف حسین حالی نے اللہ کی وہ صلاحیتیں جو اللہ تعالیٰ نے امانت کے طور پر بندوں کو عطا کی ہیں، ان کو نعمتیں کہا ہے۔

(16) **دنیا میں ہمارے لیے سب سے طاقت ور آسرا کون سا ہے؟**

جواب: دنیا میں ہمارے لیے سب سے طاقت ور آسرا اللہ تعالیٰ کا ہے۔

(17) **مولانا الطاف حسین حالی نے دنیا کے سہاروں کو کمزور کیوں کہا ہے؟**

جواب: مولانا حالی نے دنیا کے سہاروں کو کمزور اور عارضی اس لیے کہا ہے کہ وقت آنے پر سب دنیاوی سہارے منہ موڑ لیتے ہیں۔

(18) **جو لوگ محنت و مشقت کی ذلت اُٹھاتے ہیں قدرت کی طرف سے انہیں کیا انعام ملتا ہے؟**

جواب: جو لوگ محنت و مشقت کی ذلت اُٹھاتے ہیں پروردگار کی طرف سے انہیں دنیا و آخرت میں بڑائی اور عزت ملتی ہے۔

(19) **حالی کے نزدیک اپنی مشکلوں کو کیسے آسان کیا جا سکتا ہے؟**

جواب: حالی کے نزدیک صرف اور صرف اللہ کی مدد اور اپنی محنت و مشقت سے اپنی زندگی کو آسان بنایا جا سکتا ہے۔

(20) **''چھپا دستِ ہمت میں روزِ قضا ہے'' اس مصرعے کا کیا مطلب ہے؟**

جواب: اس مصرعے کا مطلب ہے کہ ہمت اور محنت کرنے والے ہاتھوں میں ہی تقدیر لکھی ہوتی ہے۔

(21) **اڑے وقت کے بارے میں مولانا حالی کیا کہتے ہیں؟**

جواب: مولانا حالی ہماری ہمت بندھاتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب بھی کوئی اڑا یعنی مشکل آ جائے تو ہمت نہ ہارو بلکہ اپنی گاڑی کو ہانکتے چلے جاؤ۔

(22) **شاعر کے نزدیک ہمت کا حامی کون ہوتا ہے؟**

جواب: شاعر کے نزدیک ہمت کا حامی خدا ہوتا ہے۔ مثل مشہور ہے ''ہمت مرداں مددِ خدا''۔

(23) **ہم خدا کی کس امانت کے امین ہیں؟**

جواب: خدا نے اپنے بندوں کو مختلف قسم کی صلاحیتیں عطا کی ہیں۔ مولانا حالی نے ان صلاحیتوں کو چھپے ہوئے جوہر کہا ہے۔ ہم اسی امانت کے امین ہیں۔

www.ilmkidunya.com